سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں حضور کا بیان

از
سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں وکیلِ ملزم کے سوالاتِ جرح اور اُن کے جواب

(مؤرخہ ۲۵٬۲۴، ۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء دیوان سُکھ آنند صاحب سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں ملزم سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے وکیل شیخ محمد شریف صاحب کے سوالات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے جوابات)

سوال: آپ کو معلوم ہے کہ قادیان میں مجلسِ احرار کی تبلیغی کانفرنس ہوئی؟

جواب: ہاں

سوال: اس سے پہلے کہ کانفرنس ہوئی آپ کو کتنی دیر پہلے پتہ چل گیا تھا کہ کانفرنس ہوگی۔

جواب: تاریخ تو یاد نہیں۔ افواہیں پانچ چھ مہینے قبل سے سُنی جاتی تھیں اور یقینی علم دو یا تین ہفتہ قبل ہوا تھا۔

سوال: آپ احرار کی کانفرنس کے منعقد ہونے کے خلاف تھے۔ یعنی آپ کو اس کے منعقد ہونے پر اعتراض تھا۔

جواب: میرا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ میں نے ذاتی طور پر اس معاملہ کی طرف توجہ نہیں کی۔

سوال: آپ نے کوشش کی کہ کانفرنس نہ ہو۔

جواب: ذاتی طور پر میں نے نہیں کی۔

سوال: خان صاحب فرزند علی آپ کے مریدوں میں سے کون ہیں۔

جواب: وہ صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹی ہیں اور ٹرسٹی ہونے کے لحاظ سے ہی امور عامہ کا ناظر اُن

کا عہدہ ہے۔
سوال: وہ احرار کانفرنس بند کرانے کیلئے شملہ گئے تھے۔
جواب: مجھے معلوم نہیں کہ ان کے شملہ جانے کی غرض احرار کانفرنس کا بند کرانا تھا۔ احرار کانفرنس کے متعلق جو کچھ شملہ میں ہوا اس کا علم مجھے بعد میں ہوا۔
سوال: کیوں گئے تھے۔
جواب: یہ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔
سوال: آپ کو یہ علم ہے کہ وہ شملہ میں کمشنر لاہور سے ملے تھے۔
جواب: مجھے یہ علم ہے کہ کمشنر صاحب نے خود اُن کو بلایا تھا' انہوں نے خود ملنے کی خواہش نہ کی تھی۔ وہ شملہ میں تھے اور کمشنر صاحب نے خود انہیں ملنے کیلئے کہا تھا جس میں احرار کانفرنس کا ذکر ہوا۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ جب احراری جلسہ کرنے کی تیاری کر رہے تھے تو آپ نے اپنے مُریدوں کو چٹھی بھیجی کہ قادیان میں آؤ۔
جواب: نہیں۔ کوئی چٹھی میں نے نہیں بھیجی۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ چٹھی نہیں بھیجی گئی' تو اس کا یہ مطلب ہے کہ دفتر سے باہر نہیں نکلی۔ میں نے چٹھی لکھنے کیلئے آرڈر دیا تھا مگر چٹھیاں لکھی نہیں گئی تھیں بلکہ پیشتر اس کے کہ چٹھیاں لکھی جاتیں مرزا معراج الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی مجھے ملے اور انہوں نے کہا کہ پولیس کا کافی انتظام ہوگا' چٹھی جاری نہ کریں تو میں نے چٹھی روک دی۔
سوال: کیا آپ نے دو چٹھیاں لکھیں۔ ایک ۳۔ اکتوبر کو اور دوسرے ۱۶۔ اکتوبر کو۔
جواب: ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ میں سے کسی تاریخ کو جو چٹھی گئی میں بتا چکا ہوں کہ ایک چٹھی لکھنے کا میں نے حکم دیا تھا مگر وہ بھیجی نہیں گئی اسے روک دیا گیا تھا اس سے پہلے میں نے کوئی آرڈر نہیں دیا تھا اور نہ ۳۔ اکتوبر کو کوئی چٹھی میری طرف سے بھیجی گئی۔
سوال: کیا آپ نے آرڈر کسی اندیشہ کی وجہ سے دیا تھا۔
جواب: میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس وقت میرے دل میں کوئی خاص خطرہ تھا مگر چونکہ قادیان ہماری مقدّس جگہ ہے' احتیاطی طور پر بھی ایسا کرنا ضروری تھا۔
سوال: جن کو آپ احراری کہتے ہیں' ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

جواب: میرے دل میں ان کے متعلق کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی شخص دشمنی کی بات کرے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ دشمن ہے۔
سوال: احرار کانفرنس میں جو لوگ آئے، آپ ان کو دشمن سمجھتے تھے۔
جواب: اُس وقت آنے والے کئی دوست بھی تھے۔
سوال: احرار کو آپ دشمن سمجھتے تھے۔
جواب: جب کوئی یہ کہتا ہے کہ میں فلاں کو دشمن سمجھتا ہوں، تو اس کے دو مطلب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دشمنی کر رہا ہے اور دوسرے یہ کہ کہنے والے کے دل میں اس کے متعلق دشمنی ہے۔ میرے دل میں ان کے متعلق دشمنی نہیں۔ ان میں سے جو دشمنی والے فعل کرے سمجھتا ہوں کہ وہ ہم سے دشمنی رکھتا ہے۔
سوال: کیا آپ نے ان کے متعلق دشمنی کا لفظ استعمال کیا۔
جواب: یاد نہیں کہ عام طور پر کیا ہو ممکن ہے بعض خاص موقعوں پر کیا ہو۔
سوال: الفضل اخبار آپ کا سرکاری گزٹ ہے۔
جواب: اس اخبار کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہے۔
سوال: کیا آپ کا یہ اخبار اسی طرح کا ہے جس طرح کا گورنمنٹ گزٹ ہوتا ہے۔
جواب: گورنمنٹ گزٹ کا ہر لفظ گورنمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے۔ الفضل میں جو کچھ لکھتا ہے ایڈیٹر لکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس کا ہر لفظ ہم لکھ کر دیتے ہیں۔
سوال: آپ کے حکم سے آپ کی مرضی سے بحیثیت جماعت یہ پرچہ جاری ہے۔
جواب: اس کو میں نے جاری کیا تھا۔ پھر وقف کر دیا۔ صدر انجمن اس پراپرٹی کی مالک ہے۔ پھر میں اسے اپنی طرف کیوں منسوب کروں۔
سوال: آپ کے حکم اور آپ کی مرضی سے یہ پرچہ جاری ہے۔ آپ کی اتھارٹی کے ماتحت الفضل جاری ہے۔
جواب: اتھارٹی کے اگر یہ معنی ہیں کہ الفضل کے مضامین کا میں ذمہ دار ہوں تو پھر غلط ہے۔ لیکن اگر یہ مراد ہو کہ میں اسے بند کرانا چاہوں تو کر سکتا ہوں یا نہیں۔ تو چونکہ یہ جماعت کی طرف سے جاری ہے میں اسے بند کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔
سوال: آپ کے خطبات اس میں چھپتے ہیں۔

جواب: اکثر چھپتے ہیں بعض نہیں بھی چھپتے۔
سوال: جو چھپتے ہیں۔ان کے متعلق یہ شکایت تو نہیں پیدا ہوتی کہ غلط ہیں۔
جواب: کئی دفعہ یہ شکایت پیدا ہوئی ہے کہ فلاں غلطی ہو گئی۔
سوال: اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو دوسرے پرچہ میں اسے دور کر دیا جاتا ہے۔
جواب: بعض دفعہ بہت دیر کے بعد غلطی کا علم ہوتا ہے۔اگر کسی غلطی کے متعلق سمجھا جائے کہ اصلاح ضروری ہے، تو ہو جاتی ہے ورنہ غلطی رہ بھی جاتی ہے۔میں دوسرے خطبہ یا مجلس میں بیان کر دیتا ہوں کہ فلاں بات غلط لکھی گئی ہے۔درست یوں ہے۔یہ ضروری نہیں کہ اخبار کے دوسرے ہی پرچہ میں اصلاح چھپ جائے۔
سوال: جب احرار کانفرنس ہونے لگی تھی۔انہی ایام میں آپ کے کسی مرید کی تلاشی ہوئی تھی اور اُس سے بَرچھیاں نکلی تھیں۔
جواب: مجھے علم نہیں کہ کسی کی تلاشی ہوئی اور بَرچھیاں نکلیں۔ایک شخص سے کھڈ سَٹِک لی گئی تھی۔
سوال: جب احرار کانفرنس ہوئی تو اس سے پہلے یا اس وقت آپ نے لوگوں کو تحریک کی کہ بندوقیں اور تلواریں خریدیں۔
جواب: اس کانفرنس کے قریب کے ایام میں مَیں نے کوئی تحریک نہیں کی کہ اسلحہ خریدیں۔
سوال: ۱۹۳۰ء میں یاد ہے کہ اس قسم کی تحریک کی۔
جواب: یقینی طور پر ساری بات یاد نہیں۔وہ بات پیش کی جائے تو بتا سکتا ہوں کہ کیا مطلب تھا۔
سوال: یہ جناب کو علم ہوگا کہ احرار کانفرنس کے ایام میں قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔
جواب: میں نے لوگوں سے سنا تھا کہ جاری کی گئی ہے، کسی افسر نے مجھے نہیں بتایا تھا۔
سوال: احرار کانفرنس سے کچھ پہلے مہینہ یا ڈیڑھ مہینہ پہلے آپ نے ان کے خلاف کوئی اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔
جواب: میں نے کبھی کوئی اشتعال انگیز تقریر نہیں کی۔
سوال: کیا آپ نے زبردست تقریر کی تھی۔
جواب: تقریر سامنے رکھی جائے تو بتا سکتا ہوں۔
سوال: کیا آپ کو اتنا یاد ہے کہ احراریوں کا ذکر کر کے آپ نے کہا تھا کہ یہ چیونٹی ہیں اور ہم ہاتھی ہیں۔

جواب: میرے سامنے وہ الفاظ پیش کئے جائیں تو دیکھ کر بتا سکتا ہوں۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ ایک احمدی ایک ہزار پر بھاری ہے۔
جواب: میں سوال سمجھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ایسا ہے یا یہ کہ یہ میں نے کہا ہے۔
سوال: سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے ایسا کہا۔
جواب: مجھے یاد نہیں میرے سامنے لایا جائے تو بتا سکتا ہوں۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ میں نے نہیں کہا۔ ممکن ہے کہا ہو۔
سوال: کیا آپ کو یاد ہے کہ جب اسمبلی کا انتخاب ہوا۔ اور مسٹر گابا احراری امیدوار کھڑے ہوئے تو آپ چاہتے تھے کہ ان کی بجائے حاجی رحیم بخش کامیاب ہو جائیں۔
جواب: میں نے حاجی رحیم بخش صاحب کی تائید کی تھی۔
سوال: کیا آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر گابا کامیاب ہو گئے۔
جواب: میں نے اخباروں میں اعلان پڑھا تھا۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب آپ کے مرید ہیں۔
جواب: ہاں۔
سوال: ان کی تقرری کی احرار نے بہت مخالفت کی تھی۔ اور بہت کچھ لکھا تھا کہ وہ نہ ہوں۔
جواب: چونکہ لوگوں میں مشہور تھا کہ احرار نے مخالفت کی۔ یہ میں نے سنا تھا اور کثرت سے سنا تھا اس لئے میں نے یقین کیا کہ مخالفت کی۔
سوال: آپ نے ایک موقع پر کہا تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا کامیاب ہو جانا ہمارا روحانی معجزہ ہے۔
جواب: ایک آدھ لفظ کی کمی بیشی سے مفہوم میں بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے جب تک اصل الفاظ پیش نہ کئے جائیں۔ نہیں کہہ سکتا کہ کیا میں نے کچھ کہا تھا یا نہیں۔
سوال: ۲۱۔ جون ۱۹۳۴ء کے الفضل میں آپ کا جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۷ پر یہ الفاظ ہیں۔ ''ایک عام مومن ۱۰ پر بھاری ہو جاتا ہے اور اگر اس سے بھی ترقی کرے تو صحابہ کے طرزِ عمل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک نے ہزار کا مقابلہ کیا ہے''۔ یہ آپ کے الفاظ ہیں۔

جواب: یہ میرے الفاظ ہیں۔ ان کے ساتھ یہ الفاظ مَیں درج کراتا ہوں۔ جن میں ان کی تشریح کی گئی ہے۔ کہ ’’آج کل تو جسمانی مقابلہ ہے ہی نہیں اس لئے اس لحاظ سے بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں‘‘ جو الفاظ سوال میں پیش کئے گئے ہیں وہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح ہے۔

سوال: الفاظ میں جو لفظ مومن ہے۔ یہ اپنے متعلق ہی سمجھتے ہیں یا دوسرے مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ احراریوں کی طرف تو نہیں منسوب کرتے۔

جواب: نہیں۔ اپنی جماعت کے متعلق ہے۔ اس فقرہ میں مومن کے لفظ سے مراد احراری نہیں۔

سوال: الفضل کا ایک پرچہ دکھا کر پوچھا کہ اس میں زیر عنوان ’’اسمبلی کے امیدوار اور احراری‘‘ جو مضمون چھپا ہے۔ اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔

جواب: یہ میرا مضمون نہیں۔ میں نے نہیں لکھا اور میں کہہ چکا ہوں میں الفضل کے ہر لفظ کا ذمہ وار نہیں۔

سوال: ۹۔ دسمبر ۱۹۳۴ء کے الفضل میں آپ نے اپنی جماعت کو ڈائنامیٹ سے تشبیہہ دی ہے۔

عدالت نے کہا کہ یہ پرچہ داخل ہو چکا ہے۔

سوال: کیا آپ نے ۹۔ دسمبر سے پہلے بھی ڈائنامیٹ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

جواب: مجھے یاد نہیں۔ احراری کانفرنس سے پہلے یہ لفظ استعمال کیا ہو۔

سوال: آپ کو انہی ایام میں جبکہ احرار کانفرنس ہوئی۔ شکایت تھی کہ آپ کے چند آدمی آپکی جماعت کے منافق ہیں۔ آپ نے ان کو بڑا لتاڑا اور ان کے خلاف پُر زور خطبہ دیا۔ پھر کہا۔ آپ کو شکایت تھی کہ آپ کی جماعت میں منافق ہیں جو دوسروں کو شکایتیں پہنچاتے ہیں۔

جواب: جس دن سے میں خلیفہ ہوا۔ بعض لوگ ایسے چلے آتے ہیں اور ہر جماعت میں کچھ منافق ہوتے ہیں۔

سوال: آپ نے اپنی جماعت کے رُوبرو خطبہ دیا جس میں زور دیا کہ منافقوں کا پتہ لگائیں مجھے معلوم ہے مگر میں بتانا نہیں چاہتا۔

جواب: اپنی جماعت کے کسی شخص نے جھوٹ بول دیا تو اسے ہم منافق کہیں گے۔ دوسرے

فِرقوں کے متعلق ہم منافق کا لفظ استعمال نہیں کرتے ۔ ہاں اگر ان کا کوئی شخص اپنی قوم کے خلاف خفیہ کارروائی کرے جیسے عیسائی عیسائی ہو کر عیسائیوں کو نقصان پہنچائے تو وہ شخص عیسائی منافق ہوگا ۔ جس طرح احمدی احمدی ہو کر احمدیوں کو نقصان پہنچائے تو وہ احمدی منافق ہوگا ۔

عدالت: ۱۵ ۔ اگست کے الفضل کے پرچہ میں آپ کی جو تقریر درج ہے اور جس میں منافق کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ یہ آپ کی تقریر ہے ۔

جواب: ہاں

سوال: اس تقریر میں منافق کا لفظ آپ نے کن لوگوں کی نسبت استعمال کیا ہے ۔

جواب: اپنی جماعت کے کمزور لوگوں کے متعلق ۔

سوال: قادیان میں پہلے بھی دوسرے مسلمانوں کا جلسہ ہوا آپ کو یاد ہے ۔

جواب: ہاں ۔

سوال: کب ہوا ۔

جواب: سنہ یاد نہیں ۔ یہ جانتا ہوں کہ پہلے ہوا ۔

سوال: آپ کو یہ یاد ہے کہ ۱۹۲۳ء میں علماء قادیان میں اکٹھے ہوئے تھے اور جماعت احمدیہ کے افراد نے انہیں سختی سے مارا پیٹا تھا اور مقدمہ بازی تک نوبت پہنچی تھی ۔

جواب: مجھے ذاتی علم نہیں کہ احمدیوں نے غیر احمدیوں کو سختی سے مارا پیٹا ہو ۔ (نوٹ از رپورٹر: قانون کی اصطلاح میں صرف وہ شہادت لی جاسکتی ہے جو سماعی نہ ہو ۔ مثلاً جس چیز کا رؤیت سے تعلق ہو وہ آنکھوں سے دیکھی ہوئی ہو ۔ جس کا سماع سے تعلق ہو وہ خود کانوں سے سُنی ہو وَ غیرذَالک ۔ (حضرت صاحب کا یہ جواب کہ ذاتی طور پر علم نہیں ۔ قانون کی اس تصریح کی روشنی میں ہے ۔)

سوال: آپ محمد حسین کو جانتے ہیں جو قتل ہوا ۔

جواب: میں نے اسے نہیں دیکھا ۔ اگر جاننے کا یہ مطلب ہے کہ سنا وہ قتل ہو گیا تو یہ سنا تھا ۔

سوال: محمد علی آپ کی جماعت کا آدمی تھا ۔

جواب: ہاں ۔

سوال: محمد علی کو پھانسی ہوئی تھی ۔

جواب: ہاں۔
سوال: محمد حسین جو قتل ہوا کیا وہ عبدالکریم مباہلہ والے کا ضامن تھا۔
جواب: مجھے معلوم نہیں۔
سوال: جب محمد علی کو پھانسی ہوئی۔ آپ نے اس کے جنازہ کی نماز بھی پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔
جواب: جنازہ پڑھانا یاد ہے۔ کندھا دینا اچھی طرح یاد نہیں، ممکن ہے دیا ہو۔
سوال: کیا محمد علی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔
جواب: ہاں۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ بہشتی مقبرہ خاص مقام ہے قادیان میں اور اس میں خاص آدمی دفن کئے جاتے ہیں۔
جواب: وہاں ایسے لوگ دفن ہوتے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہو اور جسے صدر انجمن نے قبول کر لیا ہو۔
سوال: کیا وہاں دفن ہونے کا معاوضہ دینا پڑتا ہے۔
جواب: ہر شخص جو اپنی جائداد کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ اشاعتِ اسلام کیلئے اسے دفن ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔
سوال: محمد علی نے کوئی وصیت کی اور کوئی جائیداد انجمن کو دی۔
جواب: مجھے وصیت کا یاد پڑتا ہے لیکن جائیداد دینے کے متعلق اس وقت یاد نہیں۔
سوال: محمد علی کو قتل کی سزا دی گئی اور اس کا جُرم ثابت ہو گیا۔ کیا آپ جائز سمجھتے ہیں کہ اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔
جواب: اس کا جواب تفصیل اور تشریح چاہتا ہے۔ اگر عدالت کہے تو جواب دے سکتا ہوں۔
سوال: عنایت شاہ اور غریب شاہ جو ۱۹۳۳ء میں قادیان گئے اور انہوں نے وہاں احرار کا دفتر کھولا۔ ان کو آپ جانتے ہیں۔
جواب: غریب شاہ کا نام میں نے سنا ہے۔ عنایت شاہ کا نام نہیں جانتا (اس موقع پر عدالت کو توجہ دلائی گئی کہ نام کی صحت کا ذمہ وار وکیل ہے)
سوال: کیا عبدالکریم نے آپ سے کہا تھا کہ مباہلہ کر لیں۔

جواب: ہاں۔
سوال: آپ نے منظور نہیں کیا تھا۔
جواب: چونکہ اسلام کے خلاف تھا اور قرآن کی شرطوں کے ماتحت نہ آتا تھا۔ اس لئے منظور نہ کیا۔
سوال: کیا عبدالکریم نے مباہلہ نامی اخبار چیلنج سے پہلے جاری کیا تھا۔ یا بعد میں۔
جواب: مجھے یاد نہیں۔
سوال: آپ نے پیشگوئی کی تھی کہ عبدالکریم اور اس کے ساتھی مر جائیں گے۔
جواب: ہر ایک نے مرنا ہے۔ اس قسم کی پیشگوئی کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس کے مرنے کی پیشگوئی کی۔
سوال: کیا یہ اسی وجہ سے آپ نے کہا تھا کہ عبدالکریم نے آپ کو مباہلہ کیلئے کہا تھا۔
جواب: حوالہ پیش کریں۔
سوال: آپ کو معلوم ہے کہ مباہلہ والوں کے مکان کو آگ لگ گئی تھی۔
جواب: سنا تھا۔ ذاتی علم نہیں۔
سوال: اپریل ۱۹۳۰ء کے آخر میں آپ نے دیکھا تھا کہ مباہلہ والوں کا مکان کھڑا ہے یا جل چکا ہے۔
جواب: مجھے یاد نہیں۔
سوال: ان کا مکان آپ کے مکان سے کتنی دور ہے۔
جواب: ایک فرلانگ کے قریب ہوگا۔
سوال: ۱۹۳۰ء کے بعد سے اب تک پتہ ہے کہ وہ مکان کھڑا ہے۔
جواب: یہ پتہ ہے کہ اب وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے۔
عدالت: آپ کو کس طرح معلوم ہے کہ وہاں صدر انجمن کی بلڈنگ ہے۔
جواب: اس مکان کے متعلق مجھے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر عبدالعزیز صاحب نے بتایا تھا کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ وہ مکان گرا دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں کہا مجھے علم نہیں میں نے یہ سنا ہے کہ گر گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ گرا دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ قانون ہے کہ شاملات پر مالک کی اجازت سے جو مکان بنا تا ہے' جب وہ چھوڑ کر چلا جائے تو وہ زمین

مالک کو ملتی ہے۔ اس کے ماتحت میرے ایک بھائی نے جس کے سپرد جائیداد کا کام ہے' اس مکان کے گرنے یا گرائے جانے کے بعد جس کا مجھے علم نہیں' صدر انجمن احمدیہ کو وہ جگہ دے دی اور اب وہاں صدر انجمن کا مکان ہے۔

سوال: کب سے ہے۔

جواب: یاد نہیں شاید ۱۹۳۳ء کے آخر یا ۱۹۳۴ء کے شروع سے۔

سوال: آپ محمد امین سے واقف ہیں۔

جواب: ہاں۔

سوال: عبدالکریم اور اس کے بھائی پر محمد امین نے حملہ کیا تھا اور اس پر عبدالکریم نے دعویٰ کیا تھا۔

جواب: مجھے ذاتی علم اس کے متعلق نہیں۔

سوال: یہی محمد امین ۱۹۳۱ء میں قتل کیا گیا قادیان میں۔ وہ اپنے ہاتھ سے مرا یا کسی نے اسے مارا۔

جواب: مجھے ذاتی علم نہیں۔ میں نے لوگوں سے سنا کہ اس نے ایک شخص پر حملہ کیا' اس میں وہ زخمی ہو کر مر گیا۔

سوال: آپ کو یاد ہے کہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو احراریوں کے فتنہ پر آپ نے خطبہ دیا جو الفضل ۲۱۔ اکتوبر میں چھپا ہے۔

جواب: ہاں (اس کے متعلق مزید سوال کرنے چاہیں۔ عدالت نے کہا۔ پرچہ اگز بٹ ہو چکا ہے۔ ان سوالات کی ضرورت نہیں)

سوال: آپ یہ بتلایئے کہ آپ کا عقیدہ ہے کہ محمد صاحب آخری نبی ہیں۔

جواب: میرا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔

سوال: آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے۔

جواب: ہاں۔

سوال: دوسرے جو مسلمان ہیں۔ وہ اس بات کے خلاف کہتے ہیں۔

جواب: بعض لوگ اختلاف نہیں کرتے ہزار ہا دل سے مانتے ہیں۔ مگر ظاہر ہونے کی جرأت نہیں کرتے کہ بیعت میں شامل ہو جائیں اور دین کیلئے قربانیاں کریں۔

سوال: ان کی فہرست آپ کے پاس ہوگی۔
جواب: فہرست نہیں مختلف اوقات میں ایسے لوگ باتیں کرتے ہیں۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے۔ اور بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہیں اور علماء بھی۔
جواب: بہت سے ایسے لوگ ہیں جو حضرت مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔
سوال: جمعیۃ العلماء دہلی والے مخالف ہیں یا نہیں۔
جواب: مخالف ہیں۔
سوال: فرنگی محل والے بھی مخالف ہیں۔
جواب: ہاں۔
سوال: جمعیۃ العلماء سہارن پور والے۔
جواب: مجھے معلوم نہیں کہ سہارن پور میں کوئی جمعیۃ العلماء ہے۔
سوال: بریلی والے
جواب: اِس سے آپ کی کیا مُراد ہے وہاں ہمارے بھی آدمی ہیں۔
سوال: وہاں کے علماء
جواب: ان کا نام لیں۔
سوال: دیوبند کے علماء۔
جواب: ہاں مخالف ہیں مگر موجودہ علماء۔ اِن کے بانی مولوی محمد قاسم صاحب اِس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔
سوال: کیا یہ لوگ اِس بات کی وجہ سے مخالف ہیں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب ان کو سخت الفاظ کہتے رہے اور وہ ان کو کہتے رہے۔
جواب: یہ حقیقت نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ اِن لوگوں نے پہلے بُرا بھلا کہا اور حضرت مرزا صاحب نے ان کو جواب دیا اور ان کے اعتراضوں کو ردّ کیا۔
سوال: آپ یہ مانتے ہیں کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مانتا ہے کہ محمد صاحب کی قدر جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔
جواب: ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنی جانوں سے کیا سب چیزوں سے زیادہ عزیز رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کے متعلق مَیں کیا کہہ سکتا ہوں۔
سوال: دوسرے مسلمانوں کے متعلق پتہ ہے کہ محمد صاحب کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔
جواب: کچھ ایسے بھی ہیں جو پروانہیں کرتے اور ایسے بھی ہیں جو زبردست عقیدت رکھتے ہیں۔
سوال: کیا یہ درست ہے کہ آپ محمد صاحب کی عزت برقرار رکھنے کیلئے تیار ہیں اور ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔
جواب: بے شک مَیں برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرے مگر اِس کا یہ مطلب نہیں کہ مَیں اُس سے لڑ پڑوں گا بلکہ میرے جذبات کو ٹھیس پہنچے گی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بُرا کہے گا۔
سوال: جو یہ کہے کہ مَیں اسلام میں داخل ہوں مگر محمد صاحب کو آخری نبی نہیں مانتا اور تمام رسولوں سے بڑھ کر نہیں مانتا اُسے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
جواب: میرے نزدیک مسلمان ہو کر جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل تھے وہ غلطی کرتا اور اسلام کے خلاف کہتا ہے اور میرے نزدیک جو مسلمان یہ تسلیم نہیں کرتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت قیامت تک جاری ہے بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ آپ کی نبوت ختم ہو کر اَور نبوت کی ضرورت ہے وہ غلطی کرتا ہے۔
سوال: آپ نے ایک طرف تو کہا کہ جو مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ محمد صاحب آخری نبی نہ تھے اور دوسرے انبیاء سے بڑھ کر نہیں مانتا وہ غلطی کرتا ہے اور دوسری طرف کہا جو نبوت ختم سمجھتا ہے وہ اسلام کے خلاف کرتا ہے اِس کا کیا مطلب ہے؟
جواب: آخر اُسے کہتے ہیں جو بعد میں آئے جو اندر ہی ہو وہ بعد نہیں کہلاتا۔
سوال: آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صاحب کے بعد نبی آ سکتا ہے مگر دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔
جواب: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو نبوت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے تابع ہے وہ بعد نہیں۔ اور یہ درست نہیں کہ سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن کے متعلق آپ نے فرمایا کہ آدھا دین ان سے سیکھو[1] وہ فرماتی ہیں۔ **قُوْلُوْا خَاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہ**[2] کہ بے شک یہ تو کہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا۔ پھر بہت سے صحابہ کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

سوال: میں نے صحابہ کے متعلق نہیں پوچھا۔

جواب: میں صحابہ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ صحابہ مسلمان تھے اور اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ ایسا نبی آ سکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ آپ کے ماتحت آپ کی شریعت قائم کرنے کیلئے نبی آ سکتا ہے دوسرے سارے مسلمان اِس کا انکار نہیں کرتے۔ ان میں بھی ایسے ہیں جو اِس بات کو مانتے ہیں۔

سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں اختلاف کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ وہ محمد صاحب کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے مگر آپ مانتے ہیں۔

جواب: یہ نہیں۔ اس لئے کہ یہی بات جب دوسری جگہ دیکھتے ہیں تو ہماری مخالفت کرنے والے وہاں ناراض نہیں ہوتے۔ ہمارے خلاف عوام میں شورش پیدا کرنے کیلئے یہ کہتے ہیں۔

سوال: آپ کے نزدیک اِن کے اختلاف کی وجہ کیا ہے؟

جواب: یہ ان سے پوچھیں۔

سوال: آپ کی پارٹی کا آپ کے والد صاحب کے زمانہ میں بھی اور اب بھی دوسرے مسلمانوں سے کیا یہی جھگڑا ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور وہ نہیں مانتے۔

جواب: میں اِس کا جواب دے چکا ہوں۔

سوال: آپ مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعد اُن کی جماعت کی دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک لاہور کی پارٹی اور ایک قادیان کی۔

جواب: ہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد دو پارٹیاں ہو گئیں۔

سوال: آپ دوسرے خلیفہ ہیں؟

جواب: ہاں

سوال: اگر کوئی کہے کہ میرا رُتبہ محمد صاحب سے بڑھ کر ہے تو آپ اُس کے متعلق کیا کہیں گے؟

جواب: میں کہہ چکا ہوں کہ جو یہ کہتا ہے غلطی کرتا ہے۔

سوال: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ لاہوری جماعت کے لوگوں کو آپ سے اصولی اختلاف یہی ہے کہ آپ مرزا صاحب کو نبی سمجھتے ہیں۔

جواب: میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ میرے نزدیک مجھ سے ذاتی عداوت اختلاف کی اصل ذمہ وار ہے۔

سوال: حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے کہ آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔

جواب: یہ ٹھیک ہے مگر اِس کے یہ معنی نہیں کہ یہ کہنے والا اپنا رُتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا اقرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلامِ احمد ہے

جس کا یہ مطلب ہے کہ مَیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں ابن مریم سے بڑھ کر ہوں۔ اسی طرح سینکڑوں جگہ آپ نے لکھا ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خادم ہوں ایک منٹ ان سے جدا ہونا میرے لئے موت ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ کُلُّ بَرَکَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ یعنی ہر برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے اور وہ بڑا مبارک ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی یعنی مَیں خود۔ اس اِلہام کا مطلب یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے تمام بزرگوں سے آپ کا درجہ بڑا تھا۔

سوال: آپ اپنی جماعت کو کہتے ہیں کہ تمام دنیا کو دشمن سمجھے۔

جواب: میرے الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی جب تک سب دنیا سے ہوشیار نہ رہے۔

سوال: میں کہتا ہوں آپ نے کہا سب کو دشمن سمجھو۔

جواب: فقرہ دکھائیں۔

سوال: کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو نبی ہوتا ہے وہ عام انسانوں سے اخلاق میں بہت بڑھ کر ہوتا ہے۔

جواب: اِس وقت کے عام مسلمانوں میں سے ایک حصہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبیوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں اور مسلمانوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں۔

سوال: کیا آپ کے نزدیک نبی اخلاقی طور پر دوسروں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

جواب: ہماری جماعت کا بے شک یہ عقیدہ ہے کہ نبی کی زندگی کامل ہوتی ہے اور اپنے زمانہ کے لوگوں سے ہر اخلاقی مذہبی حالت اُس کی مکمل ہوتی ہے۔

سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ جو نبی ہوتے ہیں اُن کی سادہ زندگی ہوتی ہے وہ عیش و آرام نہیں کرتے۔ مصیبتیں جھیلتے ہیں۔

جواب: سادی زندگی نسبتی امر ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے گھوڑے رکھے ہوئے تھے، قلعے بناتے تھے، دیگیں چڑھاتے تھے، ایک عورت کیلئے انہوں نے قیمتی تخت بنوایا حالانکہ وہ نبی تھے۔ سادہ زندگی نسبتی لحاظ سے ہوتی ہے یعنی ایسی زندگی بسر کرنا جو نبی کی ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ یا ایسی زندگی جس کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر بُرا ہو، وہ نبی کی نہیں ہوسکتی۔

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سادہ زندگی بسر کرتے تھے؟

جواب: آپ کی زندگی بھی مقابلہ کے لحاظ سے سادہ تھی ورنہ آپ کے پاس گھوڑے تھے اور کئی صحابہ کے پاس نہ تھے۔

سوال: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی کھاتے تھے؟

جواب: کبھی کبھی کھاتے تھے۔

سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ کے پاس کپڑا نہ ہوتا اور چٹائی پر ننگے بدن سوتے؟

جواب: کبھی ایسا بھی ہوتا مگر کبھی حدیثوں میں آتا ہے کہ آپ کے پاس ایک سے زیادہ لباس بھی ہوتا تھا۔

سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ آپ محمد صاحب کی زندگی کو کامل نمونہ سمجھتے ہیں؟

جواب: یقیناً جن حالات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کام کیا ان حالات میں وہی کام سب سے افضل ہے۔

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ نبی کے شایانِ شان نہیں کہ سِوا خدا کے کسی اور سے ڈرے؟

جواب: یہ ٹھیک ہے کہ نبی خدا کے سِوا کسی نہیں ڈرتا۔

سوال: کیا بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کو بڑا ناز ہے کہ آپ نے انگریزوں کی بڑی خدمت کی۔ (اِس موقع پر سرکاری وکیل نے کہا کہ آپ ناز کا لفظ استعمال نہ کیجئے کہ یہ اچھا لفظ نہیں۔)

جواب: بانی سلسلہ احمدیہ، مجھے اور جماعت کو اِس بات پر فخر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا

اظہار کیا کہ انگریزوں نے اِس ملک میں امن قائم کیا اور ملک کی خدمت کی۔ مجھے فخر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے سچائی کا اظہار کیا کسی کی خوشامد نہیں کی۔ بلکہ امرِ واقعہ کا اظہار کیا۔ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے فخر ہے کہ مَیں نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

سوال: یہ آپ کومعلوم ہے کہ جہاد مسلمانوں کا ایک عقیدہ ہے؟

جواب: آپ تشریح کریں کہ آپ جہاد کا کیا مطلب سمجھتے ہیں۔

سوال: کتاب تریاق القلوب مرزا صاحب کی کتاب ہے؟

جواب: ہاں

سوال: انگریزوں کے متعلق کیا یہ درست ہے کہ آپ کو ہمیشہ اُن سے فائدے پہنچے؟

جواب: مجھے یا جماعت کو ذاتی طور پر کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ ہم اُن کے انصاف کی قدر کرتے رہے ہیں اور اِس وجہ سے ہم نے بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔

سوال: اگر کسی کو کوئی کُتا کہے یا اور کوئی لفظ تو کیا یہ درست ہے؟

جواب: بطور گالی ایسے لفظ کا استعمال درست نہیں۔

سوال: کُتے میں ایک صفت وفاداری کی بھی ہے اگر کوئی اِس صفت کی وجہ سے کسی کو کُتا کہے تو یہ درست ہوگا؟

جواب: نہیں۔ یہ لفظ صفت کے اظہار کے لئے اُسی وقت درست ہوگا جب کہ کسی کی بُرائی کا اظہار مدِّنظر ہو۔ اور اُسی وقت جائز ہوگا جب کہ ایسے شخص کے متعلق ایسا لفظ استعمال کیا جائے جو خود ایسے الفاظ استعمال کر چکا ہو۔ یعنی صرف اُس صورت میں جائز ہوگا (صفت کے طور پر استعمال کرنا) جب کہ اِس کا موصوف اس سے زیادہ سخت الفاظ کُتا کہنے والے کے متعلق استعمال کر چکا ہو۔

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ مرزا صاحب نے بڑے سخت الفاظ مسلمانوں کو کہے؟

جواب: کبھی جواب کے سِوا نہیں کہے اور جوابی طور پر ان سے کم سخت الفاظ کہے ایسے لوگوں کے متعلق جنہوں نے پہلے بہت زیادہ سخت الفاظ آپ کے متعلق استعمال کئے۔

سوال: انجامِ آتھم مرزا صاحب کی کتاب ہے؟

جواب: ہاں

سوال: اس کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہوا ہے کہ ''اے بدذات فرقۂ مولویاں''۔
جواب: جواب میں کہا ہے اور اُن کو کہا ہے جنہوں نے اِس سے بہت زیادہ سخت الفاظ کہے۔
سوال: اگر کوئی مجھے گالی دے اور میں جواب میں گالی دوں تو یہ بُرا نہیں؟
جواب: میرا مذہب اسلام کہتا ہے کہ اگر حد سے بڑھنے والے کو تنبیہہ کے طور پر جواباً کوئی نسبتاً کم سخت لفظ کہا جائے تو جائز ہے۔ گالی نہیں۔ کیونکہ گالی جھوٹ ہوتا ہے۔
سوال: جو دوسرے مسلمان ہیں کیا آپ کی جماعت کے لوگ ان کو نہ لڑکیاں دیتے اور نہ ان کی لڑکیاں لیتے ہیں۔
جواب: ہم لڑکیاں دیتے نہیں لے لیتے ہیں۔ سِوائے تین چار سال کے کہ ہماری جماعت میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ اس لئے اپنے اندر رشتے کرنے کیلئے عارضی طور پر ایک مدّت مقرر کردی ہے کہ دوسروں کی لڑکیاں نہ لی جائیں۔
سوال: اگر کوئی مرجائے اور وہ احمدی نہ ہو تو کیا آپ اس کے جنازہ پر جائیں گے؟
جواب: جنازہ پر جائیں گے دفن کریں گے مگر جنازہ نہیں پڑھیں گے۔
سوال: جو احمدی نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے یا نہیں؟
جواب: نہیں۔
سوال: جو احمدی نہیں وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟
جواب: یہ وہ بتا سکتا ہے۔ کوئی میرے پیچھے نماز پڑھے مجھے اس سے کیا۔ میں نے کبھی کسی کو روکا نہیں۔
سوال: کیا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں حُکم ہے تبلیغ کرو؟
جواب: ہاں
سوال: تبلیغ کا کام آپ شدّومدّ سے کرتے ہیں۔ آپ نے یوم التبلیغ مقرر کیا ہوا ہے؟
جواب: ہاں یہ ٹھیک ہے۔
سوال: آپ سمجھتے ہیں تبلیغ کرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔
جواب: دنیا کے ہر شخص کا خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو، حق ہے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرے مسلمان کی کیا شرط ہے۔
سوال: یہ بھی ٹھیک ہے کہ تبلیغ کرتے وقت سخت الفاظ نہ کہے؟

جواب: اُس شرط کے ساتھ جو پہلے بیان کر چکا ہوں۔
سوال: انوارالاسلام مرزا صاحب کی کتاب ہے؟
جواب: ہاں
سوال: کئی آدمی ایسے ہیں جو پہلے آپ کے ساتھ شامل تھے پھر اوروں کے ساتھ جا شامل ہوئے۔
جواب: ہر سال چار پانچ چھ ہزار مرد میری جماعت میں داخل ہوتے ہیں اور جانے والے سال میں دو چار رہوتے ہونگے اور کبھی نہیں بھی ہونگے۔
سوال: جب قادیان میں احرار کانفرنس ہوئی تو آپ نے بُرا مانا اِس وجہ سے کہ آپ کے آدمی ان میں شامل نہ ہو جائیں؟
جواب: میں اِس وجہ سے کس طرح بُرا مان سکتا تھا جب کہ ہماری جماعت کے متعلق گورنمنٹ کا آرڈر تھا کہ وہاں کوئی نہ جائے۔ میں نے تو شکوہ کیا تھا کہ کانفرنس اگر ہمارے لئے کی گئی تھی تو ہمیں جانے سے کیوں روکتے تھے اور کیوں نہ جانے دیا۔
سوال: سید اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کہلاتے ہیں یہ ٹھیک ہے؟
جواب: چند ایک سید اپنے متعلق نواسے کا لفظ فخراً استعمال کرتے ہیں باقی نہیں۔ ہاں یوں تو سارے ہی سید، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی کی اولاد ہیں۔
سوال: آپ کو معلوم ہے کہ احرار کے پاس کچھ سرمایہ ہے؟
جواب: مجھے کیا پتہ ہے۔
سوال: آپ کے پاس قادیان میں انصاف کا محکمہ ہے؟
جواب: انصاف کے محکمہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔
سوال: جہاں جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔
جواب: ایسے جھگڑے جو قابلِ دست اندازی پولیس نہیں ہوتے ہمارے پاس آجائیں تو اِن کیلئے فیصلہ کرنے والے مقرر کر دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ طے کر دیں اور جو پولیس کی دست اندازی کے قابل ہوں اُن کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے پولیس میں لے جائیں۔
سوال: اس کے لئے کوئی محکمہ قائم کیا ہوا ہے؟
جواب: ہاں۔ محکمہ قضاء ہے۔

سوال: اس میں دیوانی مقدمات بھی کئے جاتے ہیں؟
جواب: ہاں مالی معاملات کا بھی فیصلہ کیا جاتا ہے مگر ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے۔
سوال: آپ کے اِس محکمہ میں کوئی شکایت کرنی ہو تو اس کیلئے کوئی کاغذ مقرر کیا ہوا ہے؟
جواب: مجھے اِس کا علم نہیں۔ مجھے جہاں تک علم ہے ایسا نہیں ہے۔ یہ محکمہ قضاء کو علم ہوگا۔
سوال: (ایک کاغذ دکھا کر) اِس شکل کا کاغذ آپ نے دیکھا ہوا ہے؟ یہ لوکل انجمن احمدیہ کا ہے۔
جواب: میرے سامنے یہ کبھی نہیں آیا۔مَیں آج پہلی دفعہ اسے دیکھ رہا ہوں۔ اِس کا محکمہ قضاء سے واسطہ نہیں۔ یہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان سے تعلق رکھتا ہے اور لوکل انجمن الگ ہے اور مرکزی انجمن الگ۔
سوال: آپ کو یہ بھی علم نہیں کہ یہ کاغذ ایک آنہ کو بکتا ہے۔
جواب: نہیں۔
سوال: مرزا بشیر احمد صاحب آپ کے کیا لگتے ہیں؟
جواب: میرے بھائی ہیں۔
سوال: آپ نے یہ بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ احمدی آپس میں تجارت کریں دوسرے مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں سے نہ کی جائے۔
جواب: ایک دفعہ بعض لوگوں نے شکایت کی تھی کہ ہندو بازار میں جھگڑا ہو گیا تھا۔اس پر مَیں نے کہا کہ جو لوگ مخالفین کی باتیں برداشت نہ کر سکیں اور انہیں ان سے خوف ہو وہ وہاں نہ جائیں اور آپس میں لین دین کریں۔لیکن جو لوگ ان پر اعتبار کرتے ہیں وہ بے شک ان سے سَودا لیں۔ اِس پر بعض نے پہلا اقرار کیا بعض نے دوسرا۔ ورنہ میرا حکم نہیں کہ ہندوؤں یا سکھوں یا عیسائیوں سے نہ خریدیں۔ چنانچہ لوگ سَودا نہیں خریدتے اور بعض ایسے بھی ہیں جو اِس اقرار سے باہر رہے اور خریدتے ہیں۔لیکن یہ بھی صرف قادیان میں ہے باہر کیلئے نہیں۔ میں خود قادیان کے باہر کے ہندوؤں سے کئی دفعہ سَودا خریدتا ہوں۔ کچھ ہندو قادیان کے بھی ہیں جن سے یہ اقرار کرنے والے بھی خریدتے ہیں مثلاً لالہ گنہیا شاہ صاحب۔
سوال: اللہ دتا میراثی قادیان کو آپ جانتے ہیں؟

جواب: نہیں۔
سوال: مرزا مہتاب بیگ کو جانتے ہیں؟
جواب: ہاں۔
سوال: کیا کام کرتے ہیں؟
جواب: درزی کا۔
سوال: چوہدری حاکم علی کو جانتے ہیں؟
جواب: جانتا ہوں۔
سوال: قادیان میں آپ کے وزیرخارجہ، وزیرعامہ بھی ہے؟
جواب: میرے کوئی وزیر قادیان میں یا اَور کہیں نہیں۔
سوال: آپ نے جو کام کرنا ہو خود کرتے ہیں؟
جواب: ہمارا نظام یہ ہے کہ صدر انجمن کے مختلف محکموں کے افسر مقرر ہیں۔ ان کو ناظر کہتے ہیں۔ ان کو مقرر مَیں کرتا ہوں اور وہ جواب دِہ قانونی طور پر صدر انجمن کے آگے ہوتے ہیں اور اپنے صیغہ کے آخری ذمہ دار ہوتے ہیں۔ صدرانجمن انتظامی جماعت ہے۔ ناظروں کو مَیں اِس لئے مقرر کرتا ہوں کہ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے۔ مَیں دیکھ لوں جو مقرر ہوئے وہ ہمارے منشاء کو پورا کرنے والے اور موزوں ہیں۔
سوال: آپ نے احمدیہ کور بنائی ہے؟
جواب: صدرانجمن کے انتظام کے ماتحت بنی تھی اب مجھے اس کے متعلق علم نہیں۔
سوال: کب سے نہیں؟
جواب: دو ڈیڑھ سال سے اِس کا کوئی کام میرے سامنے نہیں آیا اور میں نے سنا نہیں کہ اِس نے کوئی کام کیا۔
سوال: آپ نے آدمی مقرر کیا نشانہ سکھانے کیلئے؟
جواب: اِس کا صدر انجمن سے تعلق ہے مجھے معلوم نہیں۔ اب ایسا انتظام ہے یا نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ پہلے اِس قسم کا انتظام تھا جیسے سکاؤٹ وغیرہ کا ہوتا ہے تاکہ وہ جلسوں وغیرہ کا انتظام کریں۔ مجھے دو سال سے اِس کے متعلق علم نہیں کہ اب یہ انتظام ہے یا نہیں۔
سوال: عورتوں کو بھی نشانہ وغیرہ سکھایا جاتا ہے؟

جواب: میں نے اپنی بیویوں سے بعض اوقات بندوق چلوائی ہے اور جس گھر میں بندوق ہو اُس کی عورتیں کبھی چلا لیتی ہیں۔ یوں عورتوں کیلئے اِس قسم کا کوئی انتظام نہیں۔

سوال: نعمت اللہ ڈِرل ماسٹر ہے اور غلام نبی بھی؟

جواب: میں ان کو جانتا ہوں۔ نعمت اللہ ڈرل ماسٹر ہے سکول میں اور غلام نبی چوکیداروں کا دفعدار ہے۔

سوال: یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کو کہا فوجی تعلیم سیکھو؟

جواب: فوجی تعلیم سے آپ کی کیا مُراد ہے۔ کیا یہ کہ فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔

سوال: نہیں یہ کہ نشانہ وغیرہ سیکھو بندوقیں رکھو۔

جواب: میں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ جن کو لائسنس مل سکتے ہیں ان کو بندوقیں لینی چاہئیں اور چلانی سیکھنی چاہئیں۔

سوال: آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام دنیا کو فتح کر لیں گے؟

جواب: ہر مذہب والے کو یہ سمجھنا چاہئے کہ چونکہ سچائی اُس کے پاس ہے وہ دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لے گا۔ ہمارے پاس سچائی ہے ہم بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ایک وقت سب دنیا ہمارے مذہب میں داخل ہو جائے گی۔

سوال: آپ کو یاد ہے کہ ملائکۃ اللہ آپ کی کتاب ہے؟

جواب: یہ میرا لیکچر ہے۔

سوال: اس میں آپ نے لکھا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ ''زارِ روس کا سونٹا چھین کر مجھے دیا گیا''۔

جواب: یہ میرا الہام نہیں۔

عدالت کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے کارروائی بند کی گئی۔ اور بیان سننے کے بعد (حضرت صاحب) نے لکھایا۔

مجھے بعد میں محمد علی صاحب کی وصیت کے متعلق یاد آیا کہ ان کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ چونکہ وفات کے وقت ان کا قرضہ ان کے مال سے زیادہ ہو گیا ہے لیکن ان کی زندگی میں انجمن ان کی وصیت منظور کر چکی ہے اس لئے بہشتی مقبرہ میں ان کو دفن کیا جائے۔

اس کے بعد پانچ بجے کے قریب حضور کچہری سے واپس تشریف لے آئے۔

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء)

۲۵ مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی

سرکاری وکیل کے سوالات کے جواب میں

یہ عام قاعدہ نہیں ہے کہ جس کا قرضہ جائیداد سے زیادہ ہو اور اس نے وصیت کرائی ہوئی ہو۔ اس کے ترکہ سے کچھ نہ لیا جائے۔
بعض اوقات کسی کی وصیت صدر انجمن منسوخ بھی کر دیتی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے محمد علی صاحب نے اُس وقت وصیت نہ کی تھی جب کہ وہ جیل میں تھے بلکہ دیر کی، کی ہوئی تھی۔ میرے سامنے محمد علی صاحب کی وصیت منظوری کیلئے پیش نہ ہوئی تھی نہ کوئی اور پیش ہوتی ہے۔ میں نے محمد علی صاحب کے مقدمہ کی پیروی کرنے کیلئے کسی کو مقرر نہیں کیا تھا۔ مجھے ذاتی علم نہیں کہ جماعت نے اس کے مقدمہ کی پیروی کی۔ میں نے سنا ہے کہ کی۔ مرزا عبدالحق صاحب وکیل' مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر' پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ میری جماعت کے ہیں۔ مولوی فضل الدین صاحب نے اس کا ذکر مجھ سے کیا۔ پیر اکبر علی صاحب نے مجھے یاد نہیں کہ کہا ہو۔ میں نے سنا ضرور تھا کہ انہوں نے پیروی کی۔ مولوی فضل الدین صاحب کا عہدہ مشیر قانونی کا ہے۔ مرزا عبدالحق صاحب کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ اُس وقت جماعت احمدیہ گورداسپور کے امیر تھے۔ اِس وقت وہ جماعت احمدیہ گورداسپور کے پریذیڈنٹ ہیں۔
محمد علی صاحب کو سیشن کورٹ سے موت کی سزا ہوئی تھی۔ مجھے یہ ذاتی علم نہیں ہے کہ میری جماعت نے ان کی ہائی کورٹ کی اپیل کیلئے چندہ کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ پریوی کونسل میں اپیل نہیں کی گئی تھی۔ یہ یاد ہے کہ کسی نے گورنر سے رحم کی درخواست کی تھی۔ یہ معلوم نہیں کس شخص کے نام پر وہ اپیل تھی۔ محمد علی صاحب صوبہ سرحد کے رہنے والے تھے۔
یہ مجھے معلوم نہیں کہ محمد علی صاحب واقعہ قتل سے کتنا عرصہ پہلے قادیان آئے تھے۔ قادیان میں مجلس شوریٰ ہوئی تھی۔ جس میں بہت سے لوگ باہر کی جماعتوں کے آئے

تھے۔ اس وقت محمد علی صاحب بھی آئے تھے۔ میں نے اس واقعہ قتل سے ۲۰۔ ۲۴ روز قبل پبلک میں جو کچھ کہا تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ مباہلہ والوں پر خدا تعالیٰ کا عذاب آسمان سے آئے گا۔ وہ خدا کی گرفت میں آئیں گے نہ کہ انسانی عذاب میں۔
الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں مباہلہ والوں کے متعلق جو ذکر ہے وہ میری تقریر کا حصہ ہے اور درست ہے۔
جب محمد علی صاحب جیل میں تھے تو مجھے اتنا یاد ہے کہ ان کا ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں انہوں نے یہ اقرار کیا تھا کہ مجھ سے یہ فعل احمدیت کی تعلیم کی ناواقفیت کی وجہ سے ہو گیا ہے اب میں نے سلسلہ کی کتابیں پڑھی ہیں اور مجھے اپنی غلطی کا علم ہوا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ میری غلطی معاف کر دے۔
وہ چٹھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ اس پر تین چار سال گزر چکے ہیں البتہ میں نے اس کا ذکر اپنے ایک خطبہ میں کیا تھا۔ اگر موقع ملے تو وہ پیش کر سکتا ہوں۔
مولوی شیر علی صاحب صیغہ تالیف و تصنیف کے ناظر ہیں۔ اپنی عدم موجودگی میں بعض اوقات میں نے ان کو قادیان کی جماعت کا امیر مقرر کیا۔ (اس موقع پر ملزم کے وکیل نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے کورٹ میں موجود ہونے پر اس لئے اعتراض پیش کیا کہ ان کو بھی گواہ کے طور پر پیش کرنا ہے۔ مگر عدالت نے اس بناء پر اس اعتراض کو رڈ کر دیا کہ سرکاری وکیل کو ان کی موجودگی پر کوئی اعتراض نہیں)
۱۸۔ جولائی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جو خطبہ چھپا ہے۔ وہ میرا ہے اور یہی وہ خطبہ ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا تھا کہ پیش کر سکتا ہوں۔
میں اس مسلمان کو جہنمی جانتا ہوں، جو دیدہ دانستہ کسی مسلمان کو قتل کرے اور پھر توبہ نہ کرے۔ توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی غلطی کا اقرار کرے، اسے گناہ سمجھے اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرے۔
سوال: آپ اس مسلمان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں یعنی اسے مسلمان مانتے ہیں یا کافر جو کہ خدا کو ایک مانتا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا آخری اور سچا پیغمبر جانتا ہو اور قرآن کو خدا کی سچی اور الہامی کتاب مانتا ہو، نماز پڑھتا ہو، مرزا غلام احمد صاحب کو

بُرا نہ کہتا ہو مگر ان کو نبی بھی نہ مانتا ہو۔
جواب: میرا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب خدا کے بھیجے ہوئے رسول اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے ہیں اس لئے یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص سمجھ کر خدا تعالیٰ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان رکھتا ہو اور پھر حضرت مرزا صاحب پر ایمان نہ لائے۔
جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا' قرآن کریم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر غور نہیں کرتا اور ان تینوں امور کے باوجود حضرت مرزا صاحب کی باتوں کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔
اگر کسی شخص میں وہ ساری شرائط پائی جاتی ہیں جو اسلام میں مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہیں تو وہ مسلمان ہے ورنہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے' قرآن کریم کے ماننے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سچا سمجھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہوگا۔
حضرت مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والوں میں ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو مسلمان ہوں اور ایسے بھی جو کافر ہوں۔ میں اس شخص کو مسلمان سمجھتا ہوں جو یہ یقین رکھتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ گو یہ کہے کہ میں ان کی تحریروں میں جو نبی کا لفظ آیا ہے' اس کے معنی حقیقی نبی نہیں کرتا۔ نبی کے سوا دوسروں کا ہر الہام قطعی اور کامل نہیں ہوسکتا۔
قادیان میں جو احرار کانفرنس ہوئی' اس کا مقصد احمدی عقائد کے خلاف تبلیغ کرنا نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر یہ غرض ہوتی تو حکومت احمدیوں کو وہاں جانے سے نہ روکتی۔ میرے نزدیک اس کا صرف احمدیت کے خلاف تبلیغ کرنا مقصد نہیں تھا۔
قادیان میں غیر احمدی بھی ہیں۔ احرار کانفرنس میں جو تقریریں ہوئیں۔ وہ میں نے کانفرنس کے بعد اخبار ''احسان'' اور ''زمیندار'' میں پڑھیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کے خلاف گورنمنٹ سے سلسلہ جنبانی نہیں کی کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ احمدی اخباروں نے تقریروں کے خلاف پروٹسٹ کیا مگر گورنمنٹ کو کوئی خط نہیں لکھا گیا۔
میں اپنی جماعت میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو حرامی نہیں کہتا۔ اس بناء پر حضرت

مرزا صاحب نے بھی کسی کو حرامی نہیں کہا۔
ذرّیۃ البغایا کے معنی ہیں۔ بے وفا لوگوں کے طریق پر چلنے والے۔ یا بے وفا عورتوں کے طریق پر چلنے والے لوگ۔ بے وفا عورتیں یا جماعتیں بھی اس کے معنی ہیں۔ بغایا کے معنی بدکار عورت کے بھی ہیں۔ بغایا جمع ہے ممکن ہے مفرد معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہو مگر لغت دیکھے بغیر اس کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا۔
میرے عقیدہ کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مرزا صاحب کے آنے تک کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ سچ ہے کہ اس عرصہ میں بعض نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر میرے عقیدہ کی رُو سے ان کا دعویٰ غلط ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والے غلطی پر تھے۔
قادیان میں جو احمدی پٹھان رہتے ہیں' میرے نزدیک وہ شریف آدمی ہیں۔ ان سے مجھے حملہ کرنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں بغیر حوالہ دیکھے نہیں کہہ سکتا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو لاہوری فریق کے امیر ہیں' کوئی شکایت کی کہ پٹھان مجھے مار نہ دیں۔
میں اپنی جماعت کے جس آدمی پر اس کی کسی غلطی کی وجہ سے ناراض ہوں' اس کا گھر بار ضبط نہیں کیا کرتا۔ بعض ایسے لوگ جن کے اخلاقی جرم اور ناپسندیدہ حرکات کا بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہو اور وہ جماعت سے تعلق رکھتے ہوں' ان سے میں خواہش کرتا ہوں کہ قادیان سے چلے جائیں۔ ان میں سے بعض جو نہیں مانتے' وہ نہیں بھی جاتے۔ میں خان کابلی کو جانتا ہوں' اس کے متعلق اپنی جماعت کے کارکنوں میں سے کسی نے جب مجھ سے دریافت کیا کہ وہ ناپسندیدہ حرکات کرتا ہے' کیا کِیا جائے تو میں نے خواہش کی کہ وہ قادیان سے باہر چلا جائے۔

عدالت: وہ قادیان سے چلا گیا تھا۔

جواب: ہاں۔

میں نے اس کے رشتہ داروں سے کہا تھا کہ جب تک وہ اصلاح نہ کرے قادیان نہ آئے۔
اس موقع پر ایک تحریر پیش کی گئی جس کے متعلق فرمایا کہ یہ خط میرا ہی معلوم ہوتا ہے۔ گو اس کی سیاہی وہ نہیں جو میں عام طور پر استعمال کیا کرتا ہوں۔ اس میں وہ مضمون ہے جو میں نے ایک چٹھی میں لکھا تھا۔

میں محفوظ الحق علمی کو جانتا ہوں ۔ مجھے یاد نہیں کہ اسے نکالا گیا تھا۔ اس کے خلاف شکایت پیدا ہوئی تھی اس لئے سلسلہ کی ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ کچھ دن رہا اور پھر چلا گیا۔

میں محمد اسماعیل ولد حکیم قطب الدین صاحب کو جانتا ہوں ۔ اس کو جماعت احمدیہ سے نکالا گیا ہے ۔ ہمارا محکمہ جو امور عامہ ہے' اس نے میرے ایک قانون کی بناء پر اسے نکالا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے ماں باپ اور بہن کو جو احمدی ہیں' اس سے تعلقات نہیں رکھنے چاہییں تھے ۔

شاہ عالم کو بھی جماعت سے نکالا گیا تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے' وہ قادیان سے باہر نہیں گیا نہ محمد اسماعیل باہر گیا۔ مجھے یاد نہیں کہ گل نور کو جماعت سے خارج کیا گیا ہو۔ وہ اب قادیان میں ہی ہے' مجھے معلوم نہیں ۔ ابراہیم علی کو بید مارے گئے ۔ بید مارنے کی سزا ہم کسی کو نہیں دیتے ۔ یہ ہوسکتا ہے کہ جیسے سکولوں میں سزا ملتی ہے ہاتھوں پر سوٹیاں ماری گئی ہوں ۔

میں عبدالسلام ولد ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو جانتا ہوں ۔ مجھے یہ یاد ہے کہ اس کیلئے کوئی سزا تجویز کی گئی تھی ۔ یہ یاد نہیں کہ وہ سزا کیا تھی ۔ یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن بہت ممکن ہے کہ اس کے باپ کو کہا گیا ہو کہ وہ اسے سزا دے ۔ اور ممکن ہے اسے سزا نہ ملی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس لڑکے کے باپ کو کہا گیا ہو کہ اگر لڑکے کی والدہ اس کو منع کرتی ہے کہ جو سزا اس کی اصلاح کیلئے تجویز کی گئی ہے وہ نہ لے تو آپ اس سے تعلق نہ رکھیں ۔

یاد تازہ کئے بغیر نہیں کہہ سکتا کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو اس لئے ۲۵ روپے جُرمانہ کیا گیا کہ تمہارا لڑکا سزا نہیں پاتا اور تم سزا دلانے کے لئے تیار نہیں ۔

جس کو اخراج کی سزا ملی ہو' اس سے تعلقات نہ رکھنے کے لئے کہنا میرا کام نہیں ۔ ایسے امور' امور عامہ کے متعلق ہیں ۔ مجھے معلوم نہیں کہ ناظر امورِ عامہ نے دوسری عورتوں کو ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی عورت سے نہ ملنے کا حکم دیا۔ قادیان سے کسی کو چلے جانے کے لئے کہنا میرے سامنے پیش ہوتا ہے ۔ آگے اس کے نتیجہ میں جو تفصیلات پیدا ہوں' وہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہیں ۔

میں عبدالکریم صاحب کو جانتا ہوں۔ ان کے لڑکے عبدالعزیز کے متعلق مجھے یاد ہے کہ اسے جماعت سے فارغ کیا گیا تھا یا قادیان سے چلے جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ عبدالکریم صاحب کی لڑکی آمنہ کے متعلق مجھے یاد نہیں۔

(اس پر عدالت ایک بجے لنچ کے لئے بند ہوئی)

لنچ کے بعد کا بیان

۱۶۔اپریل ۱۹۲۰ء کے الفضل میں جو خطبہ ہے۔ اس میں آمنہ کے متعلق جو حوالہ ہے' میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست ہے۔ خطوط کے متعلق اس خطبہ میں جو حوالہ ہے۔ وہ بھی درست ہے۔ شیخ فتح محمد صاحب مینجر سٹور قادیان کو بھی جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ وہ کچھ عرصہ جماعت سے نکالے جانے پر بھی قادیان رہے پھر چلے گئے۔

میں خواجہ اعجاز علی شاہ صاحب کو جانتا ہوں۔ یہ یاد نہیں کہ ان کو جماعت سے نکالا گیا تھا۔ اور نہ یہ یاد ہے کہ کسی جماعت کے آدمی نے ان کو کلہاڑی سے مارا تھا۔ عبدالعزیز' ابراہیم' عبداللہ ولد نوردین میں سے کسی کی قادیان میں جائداد نہیں۔ شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق میں کہہ نہیں سکتا کہ ان کی جائداد ہے یا نہیں۔ ان کی جائداد ضبط نہیں کی جاتی اور نہ ہم قانوناً کر سکتے ہیں جن کو جماعت سے خارج کیا جائے۔

عبدالکریم مباہلہ والا کا جہاں مکان تھا' وہ جگہ میرے بھائی نے واجب العرض قادیان کی زیر دفعہ ۸۔ حاصل کی تھی اور صدر انجمن کو دی تھی۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جائداد جو غیر قابض اور غیر مالک کی ہو جس نے اس پر رہائش ترک کر دی ہو' بغیر قبضہ چھوڑے اس جائداد پر مالک قابض ہو جائیں گے کیونکہ اس کے متعلق مجھے قانون کی واقفیت نہیں۔ اس بارہ میں وہی کہا جائے گا جو قانون کہتا ہے۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے مختار سے کہا تھا کہ غیر مالکوں سے جن میں عبدالکریم کا باپ بھی شامل تھا' تحریر لے لی جائے کہ اگر مکان چھوڑ جائیں تو مالکوں کی جگہ ہوگی مجھے معلوم نہیں اس کے لئے اس نے تحریر لی یا نہ لی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ عبدالکریم نے قبضہ چھوڑا یا نہ۔ مگر چار سال سے اس میں نہیں رہتا تھا اور مکان بوسیدہ حالت میں تھا۔

جماعت کے لوگوں کی اپیلیں یعنی مرافعے بعض میرے پاس آتے ہیں۔ جو قواعد اپیلیں کرنے کے متعلق ہیں کہ کس حالت میں میرے پاس اپیلیں ہو سکتی ہیں۔ ان کے متعلق ہدایات

ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اپیلوں کے دائر کرنے پر فیس لی جاتی ہے۔ محکمہ نقول قائم کرنے کے متعلق میں نے کوئی ہدایت نہیں دی ہوئی۔ اور نہ میرے علم میں کوئی محکمہ ایسا ہے۔ دستاویز پیش کردہ پر جو مہر ہے، وہ محکمہ امور عامہ سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری محکمہ قضاء سے تعلق رکھتی ہے۔

ہمارے وہ احکام جو دیوانی معاملات کے متعلق ہوتے ہیں ان کی تعمیل اس طرح نہیں ہوتی جس طرح عدالت کے احکام کی (یعنی قرقی وغیرہ نہیں ہوتی) لیکن اہم کاموں میں جو تعمیل نہیں کرتے ان کو ہم برادری سے خارج کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

فرعون لفظ کے کئی معنی ہیں۔ اصطلاحی بھی اور وضعی بھی۔ جو شخص جبر اور ظلم سے حکومت کرے، اسے بھی فرعون کہہ لیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد کو فرعون کہا گیا۔

الفاظ ''ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی'' سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے بشرطیکہ سیاق وسباق خلاف نہ ہو کہ کچھ ان میں سے ہم میں شامل ہو جائیں گے اور کچھ باقی رہ جائیں گے۔ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ اس جماعت میں اختلاف پڑ جائے گا۔

خطبہ جو ''الفضل'' ۵۔ اگست میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں ذکر ہے کہ ہم کونے کے پتھر ہیں، میرا ہے اور یہ حصہ درست ہے۔

جب میں نے ملزم کی تقریر پڑھی تو میں نے اسے قابلِ اعتراض پایا۔ مگر اس کے فعل کے خلاف نفرت پیدا ہوئی، اس کی ذات کے خلاف نفرت نہ پیدا ہوئی۔

ایسے الفاظ جو اشتعال پیدا کرنے والے اور نفرت پیدا کرنے والے ہوں۔ ان سے میرے دل میں ملزم کے خلاف نفرت و اشتعال اس لئے پیدا نہیں ہوا کہ میں نے اپنے نفس کو اس قابل بنایا ہوا ہے کہ کسی انسان کے خلاف میرے دل میں عداوت نہ پیدا ہو۔

میں ملزم کی تقریر سے زبانی کوئی ایسا لفظ نہیں بتا سکتا جو اشتعال انگیز اور نفرت انگیز ہے۔

(اس موقع پر اخبار زمیندار ۲۴۔ اکتوبر کا پرچہ پڑھنے کے لئے دیا گیا)

میں نے ملزم کی تقریر کو جو پرچہ زمیندار ۲۴۔ اکتوبر میں ہے۔ دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعض فقرات قابلِ اعتراض ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) فرعونی تخت الٹا جا رہا ہے۔

(۲) بعض مسلمان ایسے ہیں جو مرزائیت کو ایک مستقل لعنت سمجھتے ہیں۔

(۳) وہ نقاب اُتارے، گھونگھٹ کھولے، پردہ اٹھا کر باہر آئے، بنی پکڑے، مَوْلاَ علی کے جوہر دیکھے، کشتی لڑے غرض ہر ایک رنگ میں آ جائے۔ وہ موٹر میں آئے، میں ننگے پیروں آؤں، وہ دیبا اور حریر پہن کر آئے، میں گاندھی جی کی کھلڑی (کھدر) پہن کر آؤں، وہ عنبری کھا کر آئے، میں بھوکا آؤں، وہ زعفران کی چائے اور یاقوتی اور پلومر کی دکان کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت میں پی کر آئے، میں اپنے نانا کی سنت میں پیٹ پر پتھر باندھ کر آؤں۔

(۴) ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور پولیس سب آئیں اور دیکھیں کہ پانچ منٹ میں فیصلہ ختم ہو جاتا ہے یا نہیں۔ وہ باہر نکلے اور صرف اسی پر اکتفاء نہ کرے کہ حکومت ہمارے سروں پر مسلط کر دے۔ حکومت پانچ منٹ کے لئے غیر جانبدار ہو پھر دیکھو بخاری کا رنگ۔

(۵) ان کی چالبازیوں کے باوجود

(۶) اس خبیث زمین پر معلوم نہیں ہم کیوں آئے ہیں۔

(۷) یہاں خاتم النبیین کی توہین ہوتی ہے۔

(۸) واضح رہے، صبح ہونے سے پہلے یہاں آگ لگی ہوگی۔

(۹) مجھے اکیلا چھوڑ دو اور دیکھو میں بشیر محمود کو کیا کرتا ہوں۔

(۱۰) ان کا کعبہ لنڈن بن جائے گا۔

(۱۱) نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

یہ ہے مسلمان کا عقیدہ لیکن یہ مرزائی وہی ہیں جو خواجہ یثرب کی ہتک کرتے ہیں۔

(۱۲) ابن سعود مرزائیوں کے نقطہ نظر سے واجب القتل ہے۔

(۱۳) بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کر کے کہا:۔

میرے مخالفین جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔

اس اخبار کے علاوہ میں نے یہ تقریر اور ذریعہ سے بھی پڑھی تھی۔ اس مقدمہ کے دوران میں تقریر کے متعلق کسی نے اس وقت تک مجھے کچھ نہیں بتایا جب تک کہ زمیندار میں وہ چھپی نہیں تھی۔ مجھے یاد نہیں ہے کہ ملزم کی تقریر پڑھنے کے بعد میں نے خطبہ میں اس کا ذکر کیا۔ یا الفضل نے ذکر کیا۔

میرا خیال ہے کہ بہت سے رقعے لوگوں نے اس تقریر کے خلاف لکھے تھے اور خطوط بھی لکھے

تھے۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ خطوط دفتر میں موجود ہوں۔

ملزم کی تقریر کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ سامعین کے عقائد کو بدلا جائے۔ کیونکہ کسی احمدی کو وہاں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تقریر سے معلوم ہوتا ہے اصل غرض احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانا تھی۔ بے شک اس کا یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس بُغض کی وجہ سے لوگ احمدی نہ ہو جائیں۔

تقریر کرنے والے نے جو فرعونی تخت کہا ہے اس کو ہماری جماعت گالی سمجھتی ہے' اس لئے قابلِ اعتراض ہے۔ کیونکہ ہم حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا کا فرستادہ سمجھتے ہیں اور ان کی تعلیم کے متعلق ایسا لفظ بولا گیا ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ بعض مسلمان ایسے ہیں جو احمدیت کو مستقل لعنت سمجھتے ہیں' کیونکہ اس سے پہلے کبھی احمدیت کے خلاف میں نے یہ لفظ نہیں پڑھا۔

یہ فقرہ کہ نقاب اُتارے گھونگھٹ کھولے' باہر آئے جس کا ذکر فقرہ نمبر (۳) میں ہے۔ یہ میری ذات کے متعلق کہا گیا ہے مگر الفاظ ٹانک وائن والا جو فقرہ ہے' وہ بانی سلسلہ کے متعلق ہے۔

یہ مجھے معلوم ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کسی دکان سے ایک دفعہ ٹانک وائن جو دوائی ہے کھانسی کے لئے اور جسے حال، کوکا وائن بھی کہتے ہیں منگائی تھی۔ میں نے کبھی یاقوتی نہیں خریدی اپنی زندگی میں۔ بعض دوستوں نے بطور تحفہ کبھی پیش کی تو اس دوست کی خوشی کیلئے چکھ لی' استعمال کبھی نہیں کی۔ میں نے زعفران کی چائے یاد ہے' ایک دفعہ زندگی میں پی۔ میں نے دیبا و حریر یعنی ریشمی کپڑا کبھی استعمال نہیں کیا نہ اپنے لڑکوں کو پہننے کی اجازت دی ہے۔ میری موٹر گاڑی ہے جسے میں استعمال کرتا ہوں۔ لفظ خبیث کا استعمال قادیان کے متعلق گالی ہے۔

اس سے ہمارے مذہبی احساس کو ٹھیس لگتی ہے کیونکہ ہم قادیان کو مقدس مقام سمجھتے ہیں۔ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو ایک دفعہ امرتسر میں دیکھا جبکہ میں تقریر کر رہا تھا۔ ملزم اس میں شامل ہوا تھا۔ مجھے ملزم سے کوئی عداوت نہیں۔

یہ جو شعر ہے

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اسے الگ پڑھا جائے تو میں اس کے معنوں سے متفق ہوں لیکن اس کو اگلی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو قابلِ اعتراض ہے۔ کیونکہ یہ اشتعال انگیز ہے۔ فقرہ نمبر ۱۳ نجم الہدیٰ میں درج ہے۔ مگر ملزم نے اپنی تقریر میں اصل فقروں سے جُدا کر کے استعمال کیا ہے اور یہ عیسائیوں کے متعلق ہے۔ آئینہ صداقت میری کتاب ہے۔

عدالت: ۔سوال متعلق آئینہ صداقت کی اجازت نہیں دی جاتی کیونکہ کتاب پیش نہیں کی گئی۔

میرا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ سے برتر نہ کوئی ہوسکتا ہے اور نہ ان کے برابر ہوسکتا ہے۔ ملائکۃ اللہ ایک کتاب ہے جس میں میری ایک تقریر درج ہے۔

(الفضل ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

۲۷ مارچ ۱۹۳۵ء کی کارروائی

سرکاری وکیل کے سوالات کے جواب میں

اخبار ''زمیندار'' کی پالیسی جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہے۔ رسول کریم ﷺ کو ہم آخری نبی ان معنوں میں کہتے ہیں کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی نہیں آسکتا بلکہ جو آئے گا آپؐ کی اتباع میں آئے گا۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ رسول کریم ﷺ کی متابعت میں ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کی وجہ سے رسول کریم ﷺ کی توہین نہیں ہوتی۔

میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا رسول کریم ﷺ سے بڑا رُتبہ رکھنا تو درکنار وہ ان کے برابر بھی نہیں ہوسکتے اس لئے جہاں حضرت مرزا صاحب کے تخت کے متعلق یہ آیا ہے کہ تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا' وہاں رسول کریم ﷺ کے بعد میں آنے والے تختوں کا ذکر ہے نہ یہ کہ رسول کریم ﷺ کے تخت سے اوپر حضرت مرزا صاحب کا تخت بچھایا گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کتاب اربعین کے صفحہ ۱۷ میں حضرت مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۱۱۶ بھی اسی عقیدہ کی تائید کرتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کے جو سخت الفاظ پیش کئے گئے ہیں وہ آپ نے ان مولویوں کے متعلق استعمال کئے ہیں جنہوں نے پہلے آپ کے خلاف سخت کلامی اور بدزبانی کی کتاب البریہ کے صفحہ ۹۷ پر ان بُرے الفاظ اور بدزبانی کی فہرست درج ہے جو دوسروں

نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف کی ۔
حضرت مرزا صاحب کی کتاب الہدیٰ کے صفحہ ۶۸ میں سخت الفاظ کے متعلق لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں جو شرارتیں کرتے ہیں، سب کے متعلق نہیں ۔ کتاب ایام الصلح جو حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے ۔ اس کے ٹائیٹل کے صفحہ ۲ پر بعنوان اشتہار اطلاع عام جو مضمون ہے، اس میں بھی بانی سلسلہ احمدیہ نے سخت الفاظ استعمال کرنے کی وجہ بیان کی ہے ۔
لفظ ذرّیت سے مراد پَیرو بھی ہے ۔ چنانچہ ذرّیتِ دجّال کا لفظ غیر احمدی علماء نے احمدیوں کے خلاف استعمال کیا ہے جو کہ فتویٰ علماء کے صفحہ ۴۱ پر درج ہے ۔
فروع کافی جلد ۳ میں امام ابوجعفر کی ایک حدیث درج ہے ۔ [۳] جس میں انہوں نے غیر شیعوں کے لئے اولادِ بغایا کا لفظ استعمال کیا ہے ۔
چند احرار ایسے بھی ہیں جو شیعہ ہیں ۔ ''الفضل'' ۵ ۔ جون ۱۹۳۰ء میں جو میرا خطبہ ہے ۔ اس کے صفحہ ۹ میں وہ وجوہات بیان کی گئی ہیں جن کی بناء پر قادیان کے بعض لوگوں سے سودا خریدنا چھوڑا ہے ۔
مجھے اس وقت یاد نہیں کہ احمدی جماعت میں سے کسی نے احرار کانفرنس جو اکتوبر ۱۹۳۴ء میں منعقد ہوئی بند کرانے کی کوشش کی تھی ۔
میں یہ نہیں چاہتا کہ ہندو یا سِکھ قادیان سے باہر چلے جائیں ۔ ہاں یہ میری خواہش ہے کہ مسلمان ہو جائیں اور اگر مسلمان نہ ہوں تب بھی وہ خوشی سے قادیان میں سکونت رکھیں ہم جبر نہیں کرتے ۔
مجھے یقینی طور پر یاد ہے کہ ہم نے ایک کنال زمین لالہ گوکل چند صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار قادیان کو چار پانچ سال ہوئے ہبہ کر دی تھی ۔
ہم غیر احمدیوں سے یہ نہیں کہتے کہ اپنے جھگڑے ہمارے محکمہ قضاء میں لا کر فیصلہ کرائیں ۔ نہ ہم احمدیوں کو مجبور کرتے ہیں کہ محکمہ قضا میں ضرور فیصلہ کرائیں
جماعتِ احمدیہ سے جس کو خارج کیا جائے اسے قادیان چھوڑ دینے کے لئے ہم نہیں کہتے ۔ بعض کیسوں میں بعض احمدیوں کو جنہوں نے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا جماعت سے خارج کیا گیا ہے ۔ مگر اس وجہ سے کہ پہلے تو ہمارے پاس آئے اور فیصلہ کرانے پر رضامندی ظاہر کی ۔ مگر جب ہم نے فیصلہ کیا تو اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا ۔ اور اس طرح خلافِ معاہدہ کیا ۔
یہ واقعہ ہے کہ بعض احمدی بغیر ہمارے محکمہ قضاء میں آنے کے سرکاری عدالتوں میں فیصلہ

کے لئے آتے ہیں۔

قاضی محمد علی صاحب کی وصیت جس کا میرے بیان میں ذکر ہے۔ معہ دوسری متعلقہ دستاویزات پیش کی جاتی ہے۔

دو درجن کے قریب وصیت کرنے والوں کی ایسی مثالیں ہیں کہ جنہوں نے وصیت کی اور ان کی کوئی جائداد نہ پائی گئی۔ مگر ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ایسے لوگوں کی فہرست موجود ہے۔

ہماری جماعت کا محمد حسین کے قتل میں کوئی ہاتھ نہ تھا۔ میرے خطبہ میں جو ۲۹۔اپریل ۱۹۳۰ء کے ''الفضل'' میں چھپا' اس قتل کے متعلق اظہارِ افسوس کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

مکہ۔ مدینہ کو احمدی جماعت مقدّس اور متبرک مقامات سمجھتی ہے اور میں نے خود حج کیا ہے۔ اگر احمدیوں کے خلاف کوئی یہ الزام لگائے کہ مکہ و مدینہ کی عزت نہیں کرتے تو ہم اسے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

چونکہ قاضی محمد علی صاحب نے دلیری سے اپنے جُرم قتل کا اقرار کر لیا اور اس گناہ سے توبہ کی اور ظاہر کیا کہ اس نے یہ فعل سلسلہ کی تعلیم کے خلاف کیا اور اپنی غلطی کا اقرار کیا اور قتل چونکہ عمداً نہ تھا' اس لئے اسے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

''الفضل'' ۵۔ اگست ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۸ پر منافق کے متعلق جو حوالہ درج ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کو میرے سامنے پیش کروتا کہ اسے جماعت سے خارج کروں۔

ہمیں اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے شریعتِ اسلام میں منع نہیں کیا گیا اگر کھانے اور پہننے کی چیزوں کا استعمال مناسب حد کے اندر ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مشک اور عنبر استعمال فرماتے تھے۔ یہ ''سیرت النبیؐ'' [۴۲] صفحہ ۱۶۳۔ حصہ اوّل جلد ۲۔ از مولانا شبلی میں بیان کیا گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے بعض اوقات قیمتی کپڑے بھی پہنے۔ یہ بات ابوداؤد صفحہ ۵۵۹ میں درج ہے۔

ہر سال پانچ سے لے کر دس ہزار افراد تک کا جماعت احمدیہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ یعنی اس قدر لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں۔

۱۹۲۱ء میں پنجاب میں جو مردم شماری ہوئی اس میں احمدیوں کی تعداد ۲۸ ہزار لکھی گئی تھی۔ اور ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۵۶ ہزار قرار دی گئی۔

سیفِ چشتیائی جو پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۰۴ پر حضرت

مرزا صاحب کے متعلق ملعونیت کا تکمہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں [۵]۔ اور اس کے صفحہ ۱۰۱ پر ''دجّالِ قادیانی'' کے الفاظ بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں [۶]۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب انوارالاسلام کے صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت مسیح علیہ السلام یا کسی اور نبی کے خلاف سخت کلامی نہیں کی۔

اسی بات کا ایام الصلح اور کتاب البریہ میں بھی ذکر آیا ہے۔

وکیل ملزم کے جواب میں میرے بیان میں تختوں کا جو ذکر آیا ہے اس سے مراد آنحضرت ﷺ کے بعد کے اولیاء کے تخت ہیں اور اولیاء نبی کے درجہ سے کم درجہ پر ہوتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت ۱۸۹۰ء کے آخر میں یا ۱۸۹۱ء کے شروع میں کیا۔ مولویوں نے آپ کے خلاف جو سخت کلامی کی اور سخت الفاظ استعمال کئے وہ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی کئے۔

بہت سی کتب جو حضرت مرزا صاحب نے لکھی ہیں ان کا ترجمہ دوسروں کا کیا ہوا ہے۔ لُوجة النور کے صفحہ ۶۷۔ ۶۸ کا ترجمہ غالباً آپ کا کیا ہوا نہیں۔

غیر احمدیوں یا ہندوؤں کو مُفت زمین دینے کی تحریر غالباً کوئی ہوگی۔

میرے علم میں قاضی محمد علی صاحب کی کوئی دوسری وصیت نہیں ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے خلاف آپ کے دعویٰ نبوت سے قبل بھی مولویوں نے سخت الفاظ استعمال کئے۔

مجھے یاد نہیں کہ کتاب سیفِ چشتیائی حضرت مرزا صاحب کی کسی کتاب کے جواب میں لکھی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کی کتاب اعجاز احمدی سیف چشتیائی کے بعد لکھی گئی ہے اور اعجاز المسیح سے پہلے۔ (الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۳۵ء)

۱؎ البداية والنهاية جلد ۳ صفحہ ۲۹ مطبوعہ ۱۹۶۶ء بیروت

۲؎ تکملہ مجمع البحار المجلد الرابع صفحہ ۸۵ حرف الزاء مطبوعہ نولشکور لکھنؤ میں ''قولوا انه خاتم الانبياء ولا تقولوا لا نبي بعده'' کے الفاظ ہیں۔

۳؎ فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضۃ صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۱۸۸۴ء

۴؎ سیرت النبی از شبلی نعمانی حصہ اوّل جلد دوئم صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ ۱۹۲۰ء

۵، ۶؎ سیفِ چشتیائی صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مطبع مصطفائی لاہور